65739-کیا تارک نماز کی بیوی کے لیے اپنی اور اولاد کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا جائز ہے ؟

سوال

کیا تارک نماز کی جانب سے ادا کرنا فطرانہ قبول کیا جائیگا ؟

اور کیا تارک نماز کی بیوی کے لیے شوہر کی لاعلمی میں اپنی اور اولاد کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر تارک نماز نماز کا انکاری ہے تو
علماء کرام کے اتفاق کے مطابق وہ کافر ہے، اور اگر وہ نماز کا اقرار کرتا ہے لیکن
سستی و کاہلی کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے تو بھی صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہے، اس
کے دلائل مشہور و معروف ہیں ان کا ذکر سوال نمبر (2182) کے جواب میں گزر چکا ہے.

اس قول کی بنا پر تارک نماز کا نہ تو
کوئی روزہ قبول ہوتا ہے اور نہ ہی حج اور زکاۃ، اور مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں
کہ ایسے شخص کے لیے اپنے آپ کو سپرد کرے حتی کہ وہ توبہ کر کے نماز کی ادائیگی شروع
نہ کردے.

اور بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنی جانب
سے فطرانہ ادا کرے اور اگر اولاد کا بھی ادا کرے تو یہ بہتر ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"فطرانہ کی ادائیگی فرض ہے، اور یہ
بالکل دوسرے واجبات و فرائض کی طرح ہے، ہر انسان کو بنفسہ خطاب کیا گیا ہے، چنانچہ
آپ مخاطب ہیں کہ آپ اپنی جانب سے اپنا فطرانہ ادا کریں، چاہے آپ کا باپ یا بھائی
ہے، اور اسی طرح بیوی بھی مخاطب ہے کہ وہ اپنا فطرانہ خود ادا کرے چاہے اس کا خاوند
بھی ہو" انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن عثیمین (18
/261).

اس بنا پر آپ اپنا فطرانہ ادا کریں،

رہا اولاد کا مسئلہ تو اگر وہ چھوٹے ہیں آپ ان کی جانب سے فطرانہ ادا کر دیں، اور باپ کے علم کے بغیر ادائیگی میں کوئی حرج نہیں.

اور اگر وہ بڑے اور بالغ ہیں تو اگر ان کے پاس مال ہے تو وہ اپنا فطرانہ خود ادا کریں گے.

واللہ اعلم.